

اس پر چڑھ کر لمپ کے گرے نے کوہا تھجہ اٹھایا ہی تھا کہ اسے  
چکر آیا۔ اور وہ دہن لڑکھڑا کرے کے بل مگر پڑا چونکہ اسور  
کی قسمت میں مکان نمبر، سماں کا میسین میں میں مزنا نہ اٹھا تھا اسلئے  
جس وقت اسے ہوش آیا تو پہ نسبت اس کی آنکھوں کے اس  
کی ناکے نے حملہ بتلا دیا کہ وہ کہاں ہے۔ اور پھر اس نے جھوٹے  
اندھیارے کرہ کی میلی چھپتے گیری اور لوہے کے تنگ پلنگ  
جس پر وہ پڑا ہوا تھا نظر کی تو اسے یقین ہو گیا کہ وہ اسحاق  
ہو دی کے کرہ میں ہے۔ اس نے اٹھنا چاہا مگر بے بس ہو کر  
پھر گر پڑا۔ کیونکہ کرہ کی زہری ہوانے اس پر اپنا خوب اثر  
کیا ہوا تھا۔ اب سست دہ پھر لیٹ گیا۔ اور سوچنے لگا کہ یہ اس  
بد معاف پہلوی ہے جو اس کے مارے پڑتا ہوا تھا اسے مجولنا  
پناہ دی۔ ابھی تک دون نہ چڑھا تھا سو اس سے ظاہر ہوا۔ کہ  
مکان نمبر کی دار دیت بہت جلد شرمنگی جوئی اور ختم ہی  
ہو گئی۔ اور کسی تپیرے شخص نہ کس کو معلوم نہ ہوا وہ انہی خیالوں  
میں تھا کہ اسی آئی ہو دی، سٹورٹ کو جاگتا دیکھ لے اپنی فربہ  
مجھری عورت نئے لکڑی کی ڈامگوں سے کھٹ کھٹ کرتا  
کرہ میں آگیا۔ جو اپنے بیلے پھلے ہاتھوں میں نرس ریڈ فران  
کی تصویر کو لئے ہوئے تھا۔ اور تصویر کو غور سے دیکھتا  
جا آتا تھا۔

بنگلہ کا شیس لین میں تھا نہ ہر طی ہوا کی وجہ جو مشین کے ذریعہ نامعلوم راستہ سے اندر آئی تھی بیوں شہر نے چھوڑا تھا۔ جس نے اپنے کوسروہ تصور کر لیا تھا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ دوست کی اور دیر ہے۔ اگر رہائی کی کوئی اور بخوبی نہ ہوئی تو اس کا دم گھٹ جائیگا۔ اور وہ بیوں شہر ہمیشہ کی نیند پسوجائیں سکیں چاہیے۔ جب تک سانس تہ تک آس۔ اسٹورٹ نے لیکا ایک بنتے قاتل پر غالب آئے کی ایک آخری ترکیب سوچی مشکل ٹیکنیکوں کے پاس پہنچا۔ اور گھنٹی بجا لی۔ جس کا جواب ہاں میں آیا۔

**اسٹورٹ۔** آله کو منہ کے پاس پکڑ کر تم اپنی ہی مرضی سے سب کام نہ کر سکو گے۔ مجھ پر جو داقعہ گزرا ہے میں اس کو لکھ رہا ہوں جس کو میں لکھ کر دروازہ کے پنجے سے باہر کر دوں گا۔ اور پھر آسانی سے کمرہ کے تیل کے لمب کو گرا کر کمرہ میں آگ لگا دوں گے جو اس موت سے جس سے کہ میں امر رہا ہوں گئی درجہ بہتر ہوگی یہ کیکروہ ریور کو رکھ کر چلا آیا۔ اور نرسس رد فرن کی تصور آٹھ کر سکے گتے کی پچھلی طرف علدی جلدی جو کچھ گذرا نہ کر تصور کو آخری دفعہ چوم کر دروازہ کا کیا۔ اور مشکل تمام تصور کو با بڑا حکیل وہ آب لمب کی جستجو میں لگا۔ مگر ہر گھری اس کو اپنی طاقت گھنٹی معلوم ہوتی تھی۔ تاہم اس نے مگر سی رکھ

اور یہ کہ پانچ برس کا عرصہ گذر اے جب وہ ایک حادثہ پر  
آنے کی وجہ مانگوں اور قریب قریب جان سے معذور  
”میڈیس“ ہسپتال میں لا یا گیا۔ جہاں ایسا تھیں ریڈ فن  
زس نے اسکی بڑی کوشش اور دل دبی سے خدمت کی کہ  
وہ آب زندہ بہاں کھڑا ہوا ہے۔ اسٹورٹ یہاں گیا کہ وہ  
بانی حال چھانا چاہتا ہے۔ ورنہ شاید صلح تھیقہ یہ تھی  
کہ حضرت نے کہیں سینہ صد لگائی اور شور جو ہوا تو کھڑکی  
سے کو دپڑے۔ جہاں انہیں اپنی ٹانگیں کھونی پڑیں۔ اور  
جب اچھے ہوتے تو قید بھگتی۔ اس کے بعد یہودی پھر  
یوں کہتے لگا جس وقت اسٹورٹ نے کمرہ کو آگ لگانے کی  
و علیکی دی تو بوڑھا یہودی جس قدر حبید کہ اس کی ٹانگیں  
اے سے یہاں سکیں۔ سڑک پر سے گذر سکان نمبر ۳ میں پہنچا  
کہ قبل اس کے کہ شعلے بلند ہوں۔ اور پولیس پہنچے وہ اسٹورٹ  
کا لکھا ہوا جال ایک طرف کر دے۔ جب لوہتے شے دروازہ  
کے پاس پہنچا تو اسے ایک تصویر پڑھی ہوئی تھی۔ جسے  
اس نے دیکھا تو وہ اس کی محسنة کی تھی۔ اور اس کے دوست  
کو وہ نواب کے حکم سے جان سے مار رہا تھا۔ پس جب ط  
پاس کی کنجی سے دروازہ کھوں تکو باہر کھیج لیا۔ اور جس طرح  
بنا تم کو گرتا پڑتا بہاں لے گرا آبا۔

یہودی جناب کیا نہ سرپڑ فرن آپ کی دوست ہے؟ اور  
چکہ کر، سٹورٹ کو اپنی مولیٰ مولیٰ آنکھوں سے جنہیں بھاری  
سفید بھوؤں نے چھپایا ہوا تھا ویسے لگا۔

اسٹورٹ ہاں میری دوست اور ایسی دوست کہ اگر میں  
زندہ رہتا تو اس کو اپنی زندگی کی خوشی بناؤں گا۔ خدا کرے وہ  
اس وقت یہاں آ جائے کہ میرا گلنا اور جھاتی تھیاری قاتل  
موسے سے عصاف کر دے۔

یہودی۔ جناب، اگر وہ آپ کی دوست ہے تو میں خوش ہوں  
کہ میں نے آپ کو بچایا۔ میری زندگی کچھ ایسی خوشی کی زندگی  
نہیں کہ مجھے فاتح نہ کام کیا۔ نجھ ہو گیا۔ کیونکہ ایسے کام کا اگر علوم  
ہو گیا تو نجاح موت ہے۔ لیکن یہ اس بات کی پرواہ نہیں  
کرتا۔ نواب کا میں نے روپیوں کی خاطر کام کیا جو مجھے کسی نجاح  
نزدیک نہ چھوڑے گا۔ مگر میں خوش ہوں کہ میں نے اس فرشتہ  
خدمت نہ سکا پر لہ اتنا رہ دیا۔

اسٹورٹ۔ آہتھے سے مجھے اس کی مفصل کیفیت کہو۔ کیونکہ  
آپ اسے معلوم ہو گیا کہ وہ کس طرح اور کس کی وجہ سے  
موت کے منہ سے بچا ہے۔ اس کے دماغ میں چہ نسبت بدن  
کے زیادہ قوت تھی۔ اس نے یہ قصہ ہی سن کر وفات گئے اذنا  
مناسب سمجھا۔ مگر یہودی اسحاق کا قصہ بہت ہی مختصر تھا

کو تکلیف کا سامنا ہے تو وہ جانے پر راضی ہو گیا اور استورٹ کا پیغام لی گیا جس میں نرس روڈ فرن سے بہت اتحادی گئی تھی کہ وہ اس سیپ کے بُن کی خلافت کرے۔ اور اگر نواب اُسے مال بھی کرنا چاہے تو اس کو تلاش کرنے کی ٹال مثال میں رکھے جس سے نواب کو لقین ہو جائے کہ وہ اپنی اس کوشش پر بھی کامیاب نہ ہو گا۔ چنانچہ اسحاق ایک یہودی کے لڑکے نو دوکان پر کھڑا کر خود میں ہرست رواثہ ہو گیا اور دل میں عندر بنا لیا کہ قلعہ لالکلور جا کر استورٹ کی لاش کی بابت دریافت کروزگا۔ یوں کام بھی بنجاویگا اور بات بھی بھی رہیگی۔ بوڑھا یہودی اپنا کام کر عصر کو پھردا اپس پہبندیہ چلا گیا تھا۔ جہاں اُس نے استورٹ کو سارے فصہ کہہ سنا یا کہ ”دائنر لونڈ“ ایشیشن سے تار دیئے پر ریڈ فرن اس کو باسٹگ استوک کی سڑک پر ملی۔ جسے اُس نے استورٹ کا پیغام دیا۔ اور کہا کہ وہ ہر طرح بخیریت ہو عجیب ”رسیدہ بودبلائے“ وے بخیر گزشت

یہ باتیں کرتے آرہے تھے کہ طوفان نے آیا اور یہ اُس گھاڑی خانہ میں گھس سکے جس میں کہ بعد نواب بھی داخل ہوا جس کے آنے سے پہلے یہودی ایک گھاڑی کے پیچے چھپ گیا اور مخفوظ سب پانیں شدتار ہا۔ اور پھر آخر میں پیچے سے نواب

اسٹورٹ۔ وہ شرکت کبھی محیب آدمی ہو۔ اجھا اب تم اپنی رحمتی  
اور فیاضی پر قائم رہنا چاہتے ہو یا نواب نئی شرکت پر؟“  
یہودی۔ حباب نواب کا حکم بس نے رد پیوں کے لائچ  
سے کیا تھا۔ مگر اس فرشتہ کی خدمت صرف محبت کے طور پر  
کروں گا۔ میں آپکا اب تابعہ اڑھوں۔ گو ایک بوڑھا۔ انگڑا  
انگڑی کی ٹانگوں والا ہوں۔ پھر بھی جو حکم ہو جالانے کو تیار ہوں  
اس گفتگو کا یہ انجام ہوا کہ اسٹورٹ نے یہودی سے کہا  
کہ حقوقی دیر کو مجھے تھا۔ پھر دو۔ کہ میں ذر اعمالات کو سوچ  
لوں۔ اس کا ارادہ ہوا کہ جلد اٹھکر اور قانونی یعنی پولیس  
کی مدد لے کر قوڑا نواب کو گرفتار کر او۔ مگر ابھی فہرستی  
ہوا کا اثر آسے معدود رکتے ہوئے تھا۔ جبکہ اس کے بخوبی  
لئے یہ بھی کہا کہ ابھی حال پورا تیار نہیں ہوا میں باست  
کو تلاش کرنا اور انگڑی کو آزاد کرانا اور خاص قاتل  
کو قانون کے نسلک تجھے میں دینا۔ اس کا مام نہ تھا۔ وہ اپنے  
اس طرح وقت کے راستگار جانے پر پڑا جڑچڑا رہا تھا  
مگر جب دوبارہ بوڑھا یہودی کمرہ میں آیا تو اسے خیال  
ہاگیا کہ پھر صورت سبب کے بیٹھن اور نرس ریڈ فرن کو نواب  
کے ہتکنڈوں سے محفوظ رکھا جائے۔ اور اس نے یہودی  
سے پچھا کام لینا چاہا۔ اور جس نے جب سنائے اس کی محسن

**ہو وی** - خدا کرے مگر آپ دیکھیں گے کہ نواب بڑا خراب چلتا ہے۔ آپ کو اس کے لکڑے میں بڑی وقت پیش آؤں گی اور یہ کہکر بڑا اپنی اسی بو دار دوکان میں ہو رہا۔ جہاں کو وہ نواب کی مشین کا ایک چھوٹا پرندہ رہا تھا۔ سٹورٹ نے کا نیٹس لین سے لکھ ایک نگاہی کرایہ گی۔ اور کوچوان کو سیدھا "دارم و د اسکر لیں" جیسا نام جانے کو کہا۔ جہاں کو وہ ایک لفڑی کے بعد پادری کا دروازہ کھٹ کھٹا رہا تھا جب کہ پادری جوزت نیڈیل نے ہے سے تعجب اور خوشی سے تسلیم کر رہا تھا۔

**پادری** - پیرے پیارے سٹورٹ میں سمجھتا تھا کہ شا بد تم کہیں خواب غفلت میں پڑے ہو۔ تم اس وقت یہاں گہاں جنکہ تھبیہ یہیں ہر سڑ کے پیچ ور پیچ دار دا ہیں ہمیں تعجب اور پریشانی میں ڈال رہی ہیں۔

سٹورٹ یہاں جو واقع پیش آیا ہے مجھے بقین نہیں کہ پیرے بجاں کے قتل سے تعلق رکھتا ہو۔ یہاں کا توہرت یہ حال ہے کہ ایک مجرم کو اس کے لئے کے نے جو نواب ڈی گورن کا مدد گھما۔ میا فاظ شکار گاہ تھا، ایک خطا ہیجایا ہے جس میں اس نے میا فاظ کے چھوپرٹے میں جعلی نوٹ اور ہندیاں بنلے کا کارخانہ ہونا تبلباہے۔ جہاں اس سے زبردستی مددی جاتی

کو اسٹورٹ کی لاش کی پامب پوچھا۔ جبکہ نواب اس پر بہت خفا ہوا۔ اور وہ جلد یہاں والپس چلا آیا۔ اسٹورٹ اپنے اس کام کے نتیجہ پر خوش ہوا۔ اُس نے اپنے اس پر بودا کمرہ میں بیٹھنے پر خیال آیا ہی تھا کہ آس سے لیکا یک اپنا مجزہ سے بچنا یاد آگیا۔ ورنہ وہ اس کمرہ میں مردہ پڑا ہوتا۔ ادھر کی گیا تاریخ سال بعد ہڈیاں بھی نہ ملتیں۔ اس نے اس نے اپنے خدمہ اکا شکریہ ادا کیا۔ اور کھرچگی کا گلہ نہ کیا۔ اور آر ام سو سو گھنی۔ جب آئھا تو اس نے حساب لگایا کہ نواب کے کہنے کے بموجب کہ وینی اڑتا یہاں گھنٹہ بعد انگلینڈ سے کو سوں دوسرے چلی جائیگی۔ اس میں سے ہم گھنٹہ تو گذر گئے تھے اب صرف ایک دن اور ایک رات یا قسمی کھنچی جسمیں ساری زلینی ختم کر لئی تھیں۔ خبر دوسرے دن دش میں بچے اسٹورٹ اپنے میں کافی طاقت پا کر اس مچھلی فروش کی دوکان سے لے کدا۔ اور اُس سے پر جوش الوداع کہی۔ اور کہا میں اس بات کا خیال رکھوں کا کہ جس وقت معاملہ پولیس کے حوالہ ہو تو تم پر کوئی آقبح نہ آوے۔ میہودی۔ مہنس کر آہ میں پولیس سے نہیں ڈرتا۔ اس بات کی نواب خیال رکھے گا کہ میں دوسرے تو از تک مردہ ہونا کا اسٹورٹ۔ اس کے پیش تر نواب اور اس کا گروہ جیانیا نہ کی ہوا کھاتے ہوں گے۔

جان سہکست ہار سٹ لاک جیکل کی حدود سے گذر جھوپڑے کے نزد میکٹ ٹھیر کیا۔ کہ گودام لیلے اور دیکھئے کہ اوپر اور صدر کوئی ہے تو نہیں۔ کیونکہ اسے تین تھا کہ اس کا لوگوں سے ضرور مقابلہ ہو گا۔ جس کو یہ اپنی طرح جانتا تھا اس کے لیے قد اور جھولی چھاتی کو وہ اپنی چوری چھاتی اور گھٹیلے پدن کے آگے پچھے نہ سمجھتا تھا۔ خواہ اس نے لوگوں کو جان سے مار دیا یا اور ہرا کر دیا۔ یہ سب اس بات کے ثبوت پر تھا کہ آیا واقعی اس نے چارلی کو دیکھی دیے کر اور پرے الفاظ کہہ کر اپنی مدد پر مجبور کیا۔ چنانہ ان رات تھی اور وہ دوسرے سے بیٹھا صاف جھوپڑے و اس کے پاس دائی جگہ غله کے گودام کو جس کا چارلی نے ذکر کیا تھا۔ دیکھ رہا تھا۔ جھوپڑے کے ایک کرہ میں روشنی تھی۔ مگر غله کے گودام میں نہ ہوا دارکھڑکی تھی اور نہ روشنی۔ بالکل اندھیرا تھا۔ اور پتھر کی پرانی دیواریں دیکھ کر بوڑھے جان کا دل اچھلنے لگا۔ کہ یہی وہ کنجست جگہ ہے جہاں اس کے لخت جگرنے رہ رکر دن اور راتیں گزاری ہوئیں اس کا اپنا قید خانہ ایسا بھی انک اور ڈراؤن نامہ تھا اس میں ہوا دان تھا۔ اس میں روشنی تھی۔ اگر اس میں ہوا دان دکھڑکی نہ ہوتی تو وہ نکل کر آہی نہ سکتا تھا مگر اس سنگا و ماریکیں اس کی سجوی سچائی لڑکی کو تمازہ ہوا لیئے

کا بابس تبدیل کیا۔ اور صروری خرچ گے واسطے ایک اشرفتی ہی  
لی۔ اگر وہ چاہتا تو دس لے سکتا تھا۔ مگر اس نے زیادہ لینا  
قبول نہ کیا۔ اور صرف ایک ہی اشرفتی راستہ کے اخراجات  
کے واسطے لیے۔

دست آں باشد کہ بسر دست دست  
در پر ایشان حس ای د درمانہ الی

کیونکہ اس کو دہشت ائمہ میں کچھ راستہ بدل میں بھی ٹے کرنا  
تھا۔ اور دن رات کا تھانا بھی کھانا تھا اس سے امید کرتی کہ دوسرا  
دن نشکنے کے اول ہی اس کی بولکس سے مشہ بھیر ہو جاویں  
اور اس کے سنتے ایک اشرفتی کافی ہے۔

اس کا روپوش ہونیکے قطعی مشترنہ تھا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا  
کہ اس کا تجھہ اچھا نہ ہو گا۔ وہ تو اپنی لڑکی کو تھوڑا لے آیا  
تھا جس کے بعد وہ بخوبی قید خانہ میں جانے کو راضی  
تھا۔ خواہ اس کی سزا اور کسون نہ بڑھادی چلے۔

اپ رات کے گیارہ بجے سختے اور یہ منزل مقصود پہنچ گیا  
تھا۔ چاری کے خطے سے ہوتے خطرہ کی بندوق کا حال معلوم  
ہو چکا تھا۔ لیکن اس سے اپنی وصی میں ان باتوں کا بہت کھیال  
نہ ہو۔ بلکہ اس کے تباہ دیے گئے سختے کہ وہ کہیں اپنے  
ہی آدمیوں پر جو تبدیل لباس میں ہوں گے جسپت نہ پڑے۔

غله کے گودام کے نزدیک انیشوں اور چونے کے ڈھرنے کے سچھے چھپ لجھا۔ کہ ذر اس بحال نزدیک سے دیکھئے۔ اس کو بہت دیر تک آ منتظر رہ کرنا پڑا ابستکل دو منٹ لگے ہوں گے کہ پولیس والے حسبفر لوکس نواپنے درمیان ہنکڑی لگا مگر پاہرے آئے۔ جسے دیکھنے ہی جان ہبکسٹ کی بیصن تیز چلنے لگی۔ وے سب پھر غله کے گودام کی طرف آئے جہاں انسپکٹر نے رجو شاید کوئی بار سونخ آدمی ہو گا۔ ورنہ اس قدر بوڑھا تھا کہ نوکری کے لائق نہ تھا، جب سے کنجی نکال کر غله کے گودام کا قفل کھولا۔ اور اندر چلا گیا۔ جب چھپے ہوئے جان نے انسپکٹر کو یہ کہتے ہوئے سنائیں باست صاحبہ اور وہ جوان لڑکی بھی اب دونوں بچے آجائیں۔

میں پولیس کا افسر ہوں۔ اور مدد لیکر تم لوگوں کی رہائی کے واسطے آیا ہوں۔ اس جملہ نے بوڑھے جان پر پڑا اثر کیا اور وہ خوشی کے مارے اچھل گیا۔ سختور ڈی دیر بعد اس نتظر گردہ میں دو لڑکیاں آییں اور اب یہ سب لوگ غله کے گودام سے باہر میدان کی طرف آگئے۔ چارلی کو تو خادمہ کے لباس میں بھی جان ہبکسٹ نے شناخت شمر لیا مگر دسری لڑکی کو نہ پہچانا۔ اور پھر ان کے پیچے سپاہیوں کے درمیان بینجا جھکتا تو مکس تھا۔

کی بھی اجازت نہیں۔ یہاں اُسے پھر ہو مکس پر غصہ آیا لیکا ایک  
جب وہ ٹینکل کے اُس چھوٹے میدان کے مکانات وغیرہ دیکھ  
رہا تھا اس کی توجہ اس کشادہ سڑک پر جا پڑی جو گماڑی کے  
آدمی جلانے کی کھتی۔ اور جو سیدھی میافاظ کے جھوپرٹے کو  
جاتی کھتی یہاں آٹھ ہونے کی وجہ سے اُسے آدمی تو نظر نہ  
اے مگر اس کے تیز سے دالے کانوں نے اُسے تباہ دیا کہ  
چند آدمی کھلے میدان کی طرف جا رہے ہیں جن کی گنگلواس  
کی سمجھ میں نہ آ سکی۔ مگر اسی آنسا میں اس کے منہ سے ایک  
ہلکی چیخ نکلی۔ کہ اس کے بد لہ یعنی میں دخل دیا گیا ہے۔ کیونکہ  
آنے والے چارند کی دھوند لی روشنی میں پولیس والے معلوم  
ہوئے۔ ایک انسپکٹر اور تین سپاہی تھے۔ جنہوں نے باقاعدہ  
درودی اور ٹوپیاں پہنی ہوئی تھیں۔ سیدھے بڑی احتیاط کو  
میافاظ کے جھوپرٹے کی طرف گئے۔

وہ سمجھ گیا کہ پولیس چارلی کا خط لئنے پڑائی ہے۔ مگر میں  
نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ مجھے پکڑتے آئی ہے یا ہو مکس کو یا ہم  
دو توں کو۔

خیسراہر صورت اس کی پیاری لڑکی رہا ہو جائیگی اور  
یہ اس کی رہائی کا گواہ ہو گا جو ہبھی افسرو پولیس جھوپرٹے کے  
دروازہ پر کھٹ کھٹائے گئے تو جان ہمیکست موقع پا دوڑ کر

جو نہی گھر پہنچی آپ کو دیکھتی ہوں۔

ان سیکھ طریقہ میں کو سب کچھ صفات ظاہر ہو گیا ہے تاہم آپ کی گواہی فائدے کے مند ہے۔ لیکن آپ ہمکو جلد یہ چلنا چاہئے۔ کہ نواب ڈی گورن نہ کہیں نکل جائے۔

اچھا سیستن تم قیدی سے خبردار رہتا۔ تمہاری اس محنت کی میتجہ تمہاری ترقی کا باعث ہو گا۔ اس کے بعد سب سڑک کی طرف رواثہ ہو گئے۔

صرف لوگوں اور اس کا ہمراہی رہے۔ جو آہستہ آہستہ جھوپڑے کی طرف جانے لگے۔ لیکن جو نہی وہ جان کے پاس سے گذرتے تو اس کو یہ دیکھ کر بڑی حیسرت ہوئی کہ سپاہی نے مجرم کے کندھے سے ہاتھ آٹھا لیا تھا۔ اگر ہتھکڑیاں نہ لگی ہوتیں تو یہی شک پڑتا کہ وہ دوست ہیں جو ساتھ ساتھ باشیں کرتے جا رہے ہیں۔ لیکن یہ ابھی سخواری ہی دور گئے کہ کچھ سن کر جان ہیکیٹ اس خاموشی میں جھٹ جیران کھڑا ہو گیا۔ ہیں یہ کیا بات ہے؟ کیا لوگوں نے سپاہی کو رشتہ دیے تو کہا ہے یا یہ دنوں دوست ہیں۔ جو بڑے دنوں بعد آپس میں یہاں ملے ہیں۔

جان ہیکیٹ خاموشی سے ان کے پچھے پچھے آیا۔ جب وہ سامنے کے کرہ میں چلے گئے تو یہ نزدیک کی کھڑکی کے

جان ہیکست یہ راز بالکل نہ سمجھ سکا کہ وہ دوسری لڑکی کون ہے اور چارلی نے عورتوں کا لباس کیوں پہنایا ہے۔ خیر جو کچھ بھی ہواں کی لڑکی تند رست ہے اور آزاد ہے اور یہ کبھی غنیمت ہے کہ قید میں اس کے ساتھ لڑکی ہی تھی مختوڑی دیر بعد ان سپکٹر نے یہ حکم سنایا۔

ان سپکٹر کا تسلیم ہنسن تم قیدی کے ساتھ بہاں ہی مظہروں جب تک کہ ہم لوگ میں باست اور اس نوجوان لڑکی کو خیبل سے باہر مخنوٹ مقامہ کیک پہنچا آئیں۔ اور آدمی ہنستی اور آدمی روتنی لڑکی کی طرف مرد کر ادب سے بلکم صاحبہ مجھے ڈر افسوس ہے کہ آپ کو آنار استہ پیدل طے کرنا پڑ لگا ہم بد معاشوں کے ہوشیار ہونے کے ڈر سے گماڑی نہیں لائے۔ مگر ماہم بھی صاحب سپرمنڈنٹ پولیس سرٹک پر اپنی موڑ لئے کھڑے ہیں آپ کو ذرا دیر میں باست ہال پہنچا دیں گے۔

اس کے بعد ہمنے قلعہ لانکھیور جا کر نواب ڈی گورن اور اس کے ساتھیوں سے نبٹنا ہے۔

وہی۔ ان سپکٹر صاحب آپ بہت اچھے آدمی ہیں۔ لیکن پادری لانگڈن تو اب قید سے آزاد ہو جائیں گے۔ کیونکہ اگر آپ کے پاس شہادت نہیں کہ اس بد معاش نے حسبکو آپ نے ہگرفتار کیا ہے پادری کو قتل کیا ہے تو میرے پاس اس کا ثبوت ہے۔ جو میں

مجھے آزاد کرو۔ لیکن جان ہمیکیست نے انہیں اور زیادہ وقت ہی نہ دیا۔ جبکہ ذوبیلین کو شٹ ابھی کبھی لئے ہچکا ہی رہا تھا کہ جان نے اس کی کشپتی پر اس زور سے ایک چھوٹسہ مارا کہ وہ بیوشاں ہو کر بیل کی طرح بچے گر پڑا۔ اور پھر لوگس کی طرف پکا جس کو اس نے لکھے سے پکڑ زین پر دے مارا اور اس کی گردان پر یاؤں رکھ کر لکھڑا ہو گیا۔

جب لوگس قمی لال انہیں باہر لکھا ایں اور پانچ سینڈھک اس کی جان اسید و ہیم میں رہی لیکا ایک جان اپنے اس ارادہ سے بازہ آیا۔ اور کہنے لگا۔ میں مجھے مار کر خواہ مخواہ کیوں پچاشی پر چڑھوں۔ تو تو خود ہی پچاشی کے واسطے تیار ہے۔ خیر میں تم دونوں کو باندھ کر نزدیک ہی کے پولیس چوکی پر لجاوے لگا۔ یہ کہہ کر اس نے سامنے پڑی ہوئی رسی اٹھائی۔ اور لوگس کی ہنکڑی میں ذوبیلین کو شٹ کو بھی باندھ دیا۔ جب دونوں کو خوب مضبوط باندھ چکا تو رسی کا ایک سرا خود پکڑا اور پھر ایک زور کی لات مار کر ان کو باہر کیا۔ مگر لہجورت دھر ان کو اسٹورٹ رائیٹرے اور ایک دستہ اصلی پولیس کے ہاتھوں لادا دہ جو نہیں لے کر باہر لکھا پولیس نے انہیں گھیر لیا۔ جان ہمیکیست یہ دیکھ کر کہ زبردستی فضول ہے کہنے لگا۔

میں مغلوب ہوتا ہوں مجھے گز قرار کر لیں کیونکہ شاید تم لوگ

پاس کھڑا ہو کر ان کی باتیں سئے لگا۔ یہ ابھی دہان کھڑا ہی تھا  
کہ اس سے پہ آواز آئی۔

چونکہ اب ہماری تمام کارروائی پر پردہ گر گیا ہے اور جو  
کام کرنا تھا کر چکے ہیں۔ اس نے لاٹو۔ نیں تمہاری ہتھکڑیاں  
کھول دیں۔ مگر وہ دونوں چڑیاں (لڑکیاں) جب تو اب کی  
موڑکار میں بیٹھکر چالیں میں فی گھنٹہ کی رفتار سے جانشی  
تو کیا گہیں گی۔ اور جب اس چھاز پر جو نواب کے حکم تے ایک دو رخا  
(Ammussoor) میں کھڑا ہے تو خدا خبر کتنا  
وایلا کریں گی۔ جان ہیکیٹ کو زیادہ شستے کی ضرورت نہیں۔ وہ  
سمجھ گیا کہ بد معاشوں نے کوئی فریب کھیلا ہے اور یہ آزادی  
چارلی وہ اس کی بسلیم کو دی گئی ہے اعلیٰ آزادی نہیں۔ بلکہ  
سر اسرد غاہے۔ وہ سیدھا اپنی جگہ سے چل کر اس کمرہ میں گھس  
گیا۔ جہاں لوگوں دیسے ہی بیٹھتے ہوئے تھا۔ اور سیاہی ہاتھ  
میں کنجی نے کھڑا تھا۔ لیکن ابھی ہتھکڑیاں نہ کھولی نہیں۔ کہ  
جان ہیکیٹ دروازہ میں آکھڑا ہوا اور جسے دیکھکر لوگوں ذر  
کے مارے زرد ہو گیا۔

تمہارے واسطے میں خیر کو نہانچھوڑو۔ سمجھ لینا کہ دو مردے گریٹنگ ایک مذقہ میں  
لوگوں۔ ذیپ جلدی کرو یہ جان ہیکیٹ ہے۔ اس لڑکی  
کا پاپ۔ تم دیکھتے نہیں کہ وہ کیسا خونناک آدمی ہے۔ سو جلدی

بڑی دقت پیش آئے گی۔

## سینٹیسوال باب

(ایک سخت تعقیب)

چھا پیشگطاں را بندہ سرپا و ستم برستم پیشہ عدالت و فا  
ہستہ کمشنر جنگل نام "میک ٹیکرٹ" اسکا حق قوم کا ایک شرفی  
زادہ تھا۔ اور بڑا لائق مفسار اور بار سوچ شخص تھا۔ اس نے  
جلدی اپنے دستے کے آدمیوں کو یوں تقسیم کی۔ کہ جنہد آدمیوں  
کو جھونیرٹ پر چھوڑا اور انہیں غله کے گودام کی بھی تلاشی  
لئے کو کہا اور باتی ماندہ آدمیوں کے ساتھ وہ لندن کے  
اس بھارتی پولیس کے دستے میں شامل ہونے چلا گیا جو گل  
کے باہر چھپا کھڑا تھا۔ کہ قلعہ لانکا نور کا بھی ساتھ ہی محاصرہ  
کیا جاوے۔ ان کے ہمراہ تینوں ملزم بھی رکھتے۔

لومسٹر ذوب اس طرح بندت ہوئے کجھ جس طرح جانہ لکھی  
لے پاندھے کتے اور وہ خود استورٹ اور کمشنر کے درمیان جارہا  
تھا۔ اور ان سے جو کچھ کہ اس نے غله کے گودام کا دو قعہ  
و سکھا تھا بیان کر رہا تھا۔

**جانہ لکھی**۔ جناب عالی۔ سب کچھ یہی ہے جو میں نے

اس قراری مجرم کی تلاش میں آئے ہو جو رات قید خانہ توڑ بھاگ آیا ہے۔ لیکن میں کبھی تمہیں حبستر لوگس اور دوسرے پر معاشر کو جو جعلی نوث بناتے ہیں تھارے حوالہ کرتا ہوں۔ دوسرے مجھے ایک خاتون کی زبانی بھی انہی پر معاشر لوگوں کے گروہ کے ساتھ یہاں سے بیجانی گئی ہے معلوم ہوا ہے کہ لوگس قاتل ہے۔

**اسٹورٹ۔** خصہ سے کیا تم اس خاتون کو جانی سے روک نہ سکتے تھے؟۔

جان ہمیکیٹ۔ خباب میں تو بلا مبالغہ ان کے بچاؤ میں اپنی جان دید تیا۔ بشرطیکہ مجھے اول معلوم ہو جاتا۔ کیونکہ اس خاتون کے ساتھ میری لڑکی بھی تھی۔ مگر وہ پر معاشر تو بالکل پولیس کے بھیس میں آئے جیسے کہ یہ ایک حرامزادہ کھڑا ہے میں صرف ان دونوں کی گفتگو سے راز سمجھا۔ درستہ انہوں نے اس خوبی سے جال پھیلایا کہ اچھا عقلمند اس کے بھی دکونہ سمجھو سکتا تھا۔ اور پھر اس نے ان کا موڑ کار پُر ایزور لکھا جان اور جہاز پر چڑھنے کا ذکر کیا۔

**اسٹورٹ پولیس گمشد۔** اسٹورٹ کی کندھا تھپ کھیا کر اب یہاں بھیڑنے کا وقت ہبھیں۔ ان حرامزادوں کو ہے اول جانب کا اچھا خاصہ وقت بچکا ہے۔ اور جن کو اب پکڑنے میں ہمیں

منتظر کھڑا تھا۔ اور جو زیر کمانڈ کشہر لاپنگ نیکرٹ، مشہور اور  
نامی ڈاکوں کے گروہ کو پکڑنے آیا تھا۔ سارے افسر سادہ  
کپڑوں میں تھے۔ اور شبہہ نہ پیدا ہونے کی خاطر بس لوگ  
موڑ کاروں میں مختلف راستوں سے قصہ پیل ہرست  
ہتھے تھے۔ جنہیں ایک حصہ رات گئے ہی سے پہنچے جائے مقرر  
پہنچنے کا حکم تھا۔

اس وقت اسپلکٹروں اور سارے جنڑوں کی پوری ایک کمپنی<sup>تھی</sup>۔ اس کے بعد کشہر نے اپنے مددگار افسر کو مناطب سن کر کے  
کہا کہ نواب ڈسی گورن کا ہمیں سمندر کے کنارہ تک تعقب کرنے لے ہے  
بینیل آدمیوں کو قلعہ لانکلور کا معاشرہ کرنے پہنچو جہاں  
انہوں نے ہر ایک آدمی کو عورت و بچے کو گرفتار کرنا ضروری  
ہے۔ چھ آدمی یہاں ان موڑ گاڑیوں کی حفاظت کریں۔ اور ان  
قیدیوں کی خبرداری کریں۔ جیکہ ہم خود مع استورٹ اور چند  
اسپلکٹروں کے دو خوب تیز موڑ کاروں میں نواب کا تعقب  
کریں گے۔

کمشہر۔ لارڈ تمہاری کونسی اعلیٰ اور تیز موڑ کار تھیں کہ ڈسی گورن  
کی موڑ چالنیں لگھوڑوں کی طاقت کی ہے۔

اسپلکٹر تنگیں ہو کر خباب افسوس ہمارے پاس تو اس طاقت  
کی کوئی موڑ کار نہیں۔ تیز سے تیز ہمارے پاس ایک چوبیں

عرض کیا ہے اس میں کتنی باتیں ایسی ہیں کہ میں خود ان کا سر پر نہیں جانتا۔ سو ائے اس کے کہ میں نے ان دونوں کی حفاظتی۔ اور شبہ پیدا ہوا۔ وزنہ کیا میں اپنی اس لڑکی کو جس کے واسطے میں جیلیانہ توڑ کر آیا تھا وہ چھوڑ آتا۔ آپ خیال نہ کریں کہ میں فرار ہو جاؤں گا۔ جبکہ میں نے خود بخود دو محروم پکڑ کر دیے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ صرف اللہ میری میری بڑی بچائیتے۔ بس میری یہی درخواست ہے۔ جبکہ میں بخوشی فخر سے صرف ان بھی کی خاطر حصتی قید بھی ہو سکائے کو تیار ہوں مکشافہ میں اپنی حد سے باہر و عددہ نہیں کر سکتا۔ مگر اتنا کہہ سکتا ہوں کہ اس معاملہ میں تم پرانی سختی نہیں کی جاوے بھی اور جہاں کی بابت تمہارا کہنا درست ہے۔ کیونکہ سڑ اسٹرورٹ بھی اس بات کی تصدیق کرنے ہیں۔

یہ سب ایک دہبائی کی رہنمائی میں جس کو انہوں نے کا نسٹبل لارنس کے موجودہ نہ لے پر گاؤں سے ساتھ لیا تھا۔ کا نسٹبل لارنس جو بعد تلاش نہ کرنے پر قلعہ لاکلور کے باور جی خانہ میں مدد ہوش ملا۔ اگر ابھی انہوں نے جب تک ادھر نہ فیصلہ ہو جائے قلعہ کے نزدیک جانا مناسب نہ سمجھا۔ آہنگ یہ خیکل سے باہر ایک گنجان پوشیدہ گلہ اپنے تیس آدمیوں کے دستہ سے جاتے۔ جو وہاں ان کے لحوم کا